مال زکوٰۃ کے اقسام اور نصاب

از دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سونا

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے۔ اگر کسی مرد یا عورت کے پاس سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہو۔ تو وہ نصاب کا مالک اور اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس نصاب (سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونے) سے زکوٰۃ ۲ ماشے ڈھائی رتی سونا دینا پڑے گا۔

سونے اور چاندی کے نصاب مقرر کرنے میں علماء کی تحقیقات اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر اس بارے میں حضرت العلامہ مفتی الہند مولانا محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی کی تحقیق زیادہ قابلِ اعتماد معلوم ہوتی ہے۔ اس بناء پر دونوں کے نصاب کو ان ہی کی تحقیق کے مطابق لکھا جا رہا ہے۔ "تعلیم الاسلام" حصہ چہارم کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵ میں ان کی تحقیق ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

چاندی

چاندی کا نصاب حضرت مفتی صاحبؒ کی تحقیق کے مطابق چھتّن تولے دو ماشے بھر وزن کی چاندی ہے۔ اس میں سے زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ (۱/۴۰) دینا فرض ہوتا ہے۔ پس چھتّن تولے دو ماشے میں زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشے دو رتی چاندی ہوئی جو مرد عورت چاندی کے نصاب کا مالک ہو اس پر اسی مقدار سے زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

مسئلہ — اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہو۔ مگر نصاب دونوں میں سے کسی کا پورا نہ ہو۔ تو اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھا جائے گا۔ اگر دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے گی۔ اور دونوں میں سے اگر کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

مسئلہ — کسی مرد یا عورت کے پاس اگر صرف سونا ہو۔ مگر سونے کے نصاب سے کم

ہو یعنی ساڑھے باون تولے چاندی ... ہو۔ یعنی ساٹھ تولے ساڑھے آٹھ ماشے پورا نہ ہو۔ اور اس کی قیمت، چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہو۔ تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس کے پاس چاندی کی کوئی اور چیز (روپیہ، زیور وغیرہ) نہ ہو۔

مسئلہ — سونے اور چاندی کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ جیسے چاندی کا روپیہ یا سونے کی اشرفی یا برتن یا زیورات وغیرہ۔ اور اس میں نیت تجارت ضروری نہیں۔

مالِ تجارت سونے اور چاندی کے علاوہ دوسری قسم کے اموال جیسے جواہرات یا تانبے وغیرہ کے برتن یا دکانیں اور مکانات یا اور قسم کے سامان اگر تجارت کے لئے ہوں۔ تو اس میں زکوٰۃ فرض ہے۔ بشرطیکہ ان اموال کی قیمت شرعی نصاب کے برابر ہو۔ اور اگر تجارت کے لئے نہ ہوں۔ تو پھر ان اموال میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اگرچہ ان کی قیمت نصاب سے بھی زیادہ ہو۔

مسئلہ — کسی کے پاس اگر بقدرِ نصاب سرکاری نوٹ ہوں تو اس میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

زکوٰۃ کی شرطیں کسی آدمی پر زکوٰۃ اس وقت فرض ہو جاتی ہے۔ جبکہ اس میں سات شرطیں پائی جائیں۔ اسلام۔ عقل۔ بلوغ۔ آزاد ہونا۔ نصاب کا مالک ہونا۔ نصاب کا حاجت اصلیہ اور قرض سے فارغ ہونا۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ اس پر سال بھر گذر جائے۔ اور سال کے اخیر میں نصاب پورا قائم ہو۔ ان شرطوں کے پیش نظر کافر۔ غلام مجنون۔ نابالغ اور ان لوگوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جو صاحب نصاب نہ ہوں۔ اسی طرح ان پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے جو صاحب نصاب تو ہوں مگر حوائج اصلیہ ضروریہ سے وہ نصاب فارغ نہ ہوں یا اگر اس سے قرض ادا کیا جائے تو نصاب بحال نہیں رہتا ہے۔

ان لوگوں پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں جو سال کے ابتداء میں ان کے پاس پورا نصاب ہو۔ مگر سال کے اخیر میں وہ نصاب پورا نہ رہا ہو۔ بلکہ اس میں کمی پائی گئی ہو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ مقدارِ زکوٰۃ کو بطور تملیک ایک مستحق اور مصرف زکوٰۃ کو دے دیا جائے۔ یعنی فقیر کو مقدارِ زکوٰۃ پر مالک بنا دیا جائے۔ خدمت یا کام کی اجرت میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقراء کے لئے کوئی چیز خرید کر ان پر تقسیم کی جائے تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ ـــ سال بھر گذر جانے کے بعد زکوٰۃ کو متصل ادا کرنا چاہیئے۔ دیر لگانا اچھا نہیں ہے۔ اور سال بھر گذر جانے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

نیت زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مال زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھتے وقت یہ نیت کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں۔ یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر خیال زکوٰۃ کے بغیر کسی کو روپیہ دے دیا جائے اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگایا جائے۔ تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ـــ

مسئلہ ـــ جس کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ اسے یہ بتا دینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے۔ دینے والے کی نیت کافی ہے۔

مسئلہ ـــ جس قسم کے مال میں مقدار زکوٰۃ واجب ہو، تو زکوٰۃ دینے والے کو یہ اختیار ہے کہ عین وہی مال زکوٰۃ دے۔ یا اس کی پوری قیمت ادا کرے یا قیمت سے کپڑا یا غلہ خرید کر فقیروں کو دیا جائے۔ یہ سب جائز ہیں۔

قرضداروں کو زکوٰۃ دینا کسی شخص نے اگر قرضدار کو زکوٰۃ میں اپنا قرض چھوڑ دیا۔ بغیر اس کے کہ اس سے کچھ لیا یا اسے کچھ دیا۔ تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ اگر وہ قرضدار محتاج اور فقیر ہو۔ تو اس کو نقد مال زکوٰۃ، زکوٰۃ کی نیت سے دیکر جب وہ اس پر قابض ہو جائے تو پھر اس سے یہ مال اپنے قرضے میں لے۔ یا قرضدار کسی سے مال لے کر زکوٰۃ دینے والے کو اس کے قرضے میں دیدے۔ پھر زکوٰۃ دینے والا اس مال کو بہ نیت زکوٰۃ اس قرضدار کو واپس دیدے۔ اس طریقہ سے زکوٰۃ بھی ہو جائے گی۔ اور قرض سے اس کا ذمہ بھی فارغ ہو جائے گا ـــ

بھیڑ بکریاں مال کی چوتھی قسم جس میں زکوٰۃ فرض ہے۔ بھیڑ، بکریاں ہیں۔ یہ بھیڑ بکریاں سال بھر یا سال کے اکثر حصے میں شہر سے باہر چراگاہوں میں جب چرنے ہی سے گذارہ کرتی رہتی ہیں۔ تو ان میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کا نصاب اور مقدار زکوٰۃ دونوں درج ذیل ہیں :ـــ

چالیس سے جب بھیڑ بکریاں کم ہوں۔ تو ان میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اور چالیس سے لیکر ایک سو بیس (۱۲۰) تک ایک بکری یا ایک دنبہ دینا پڑے گا۔ پھر ایک سو اکیس (۱۲۱) سے لیکر پورے دو سو تک، دو بکریاں یا دُنبے دینے پڑیں گے۔ پھر دو سو ایک سے لیکر چار سو تک۔

تین بکریاں دینی پڑیں گی۔ جب پورا چار سَو ہو جائیں تو چار بکریاں دی جائیں گی۔ اس کے بعد پھر ہر سَو میں ایک بکری دی جائے۔ اس طرح فرض زکوٰۃ ادا ہو گا۔

زکوٰۃ میں وہ بکری یا دُنبہ دیا جائے جو اعلیٰ بھی نہ ہو اور ادنیٰ بھی نہ ہو۔ بلکہ اوسط درجے کا ہو۔ نیز اس کی عمر ایک سال سے کم نہ ہو۔

مسئلہ ـــــ اگر مویشیوں میں اعلیٰ اور ادنےٰ تو ہوں مگر اوسط نہ ہو تو زکوٰۃ میں یا اعلیٰ دیا جائے اور اوسط کی قیمت سے جو اعلیٰ میں زیادتی پائی جاتی ہے وہ زکوٰۃ وصول کرنے والے سے واپس لے لیا جائے۔ یا ادنیٰ زکوٰۃ میں دیا جائے اور اس کے ساتھ وہ کمی بھی پوری کی جائے جو اوسط کی قیمت سے اس ادنیٰ میں پائی جاتی ہے۔

فرض کیجئے کہ متوسط کی قیمت دس روپے ہے اور اعلیٰ کی قیمت پندرہ روپے ہے تو جب یہ اعلیٰ دے گا تو پانچ روپے اس سے واپس لے گا۔

اسی طرح فرض کیجئے کہ ادنیٰ کی قیمت جو اس نے زکوٰۃ میں دی ہے دس روپے ہے۔ اور اوسط کی قیمت پندرہ روپے ہے۔ تو جب یہ ادنیٰ دے گا تو پانچ روپے اور بھی اس کے ساتھ دے گا۔ـــــ

مسئلہ ـــــ بھیڑ، بکریوں اور اسی طرح گائے بھینسوں کے چھوٹے چھوٹے بچے نصاب میں شمار نہیں ہیں، جب کہ ان کے ساتھ بڑے نہ ہوں یعنی صرف مویشیوں کے بچوں پر زکوٰۃ دینا فرض نہیں چاہے وہ بقدرِ نصاب ہوں۔ اور چھوٹے بڑے مل کر بقدرِ نصاب ہوں تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ اور چھوٹوں سے نصاب اس صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے مگر زکوٰۃ میں چھوٹے بچے جن کی عمر سال کے برابر نہ ہو نہیں دئے جا سکتے۔

گائے بھینس مال کی پانچویں قسم جس میں زکوٰۃ فرض ہے۔ گائے اور بھینس ہے۔ یہ بھی جب شہر سے باہر چراگاہوں میں جب سال بھر یا سال کے اکثری حصے میں چرنے سے گذارہ کرتے ہیں، تو ان میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کا نصاب اور مقدار زکوٰۃ دونوں درج ذیل ہیں ـــــ

گائے بھینس جب تیس ۳۰ سے کم ہوں تو زکوٰۃ ان میں نہیں ہے۔ اور جب پورے تیس ۳۰ ہو جائیں۔ تو ایک سالہ بچہ خواہ نر ہو یا مادہ زکوٰۃ میں دیا جائے گا۔ اور جس وقت چالیس ۴۰ کو پہنچ جائیں تو دو سالہ بچہ دینا فرض ہے۔ جب ساٹھ پورے ہو جائیں تو پھر دو عدد ایک سالہ

بچے دیئے جائیں۔ اس کے بعد زکوٰۃ اس طریقہ سے ادا کی جائے گی کہ ہر تیس میں سے ایک سالہ بچہ اور ہر چالیس میں سے دو سالہ بچہ فرض زکوٰۃ ادا ہوگا۔

مصارف زکوٰۃ کا بیان

جس کو زکوٰۃ دی جاتی ہے اُسے مصرف بھی کہا جاتا ہے۔ اور مستحق زکوٰۃ بھی۔ یہاں مصارف زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ اس زمانے میں زکوٰۃ کے مصارف درج ذیل ہیں:۔

۱۔ فقیر ـــ جس کے پاس تھوڑا سا مال اور سامان موجود ہو مگر نصاب کے برابر نہ ہو۔

۲۔ مسکین ـــ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

۳۔ قرضدار ـــ جس کے ذمہ لوگوں کے قرضے ہوں اور قرض سے بچا ہوا مال اس کے پاس بقدر نصاب نہ ہو۔

۴۔ مسافر ـــ جو سفر کی حالت میں تنگدست اور محتاج ہو گیا ہو۔ اس کو بقدر اس کی حاجت کے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

مسئلہ ـــ اسلامی مدارس میں جو طلبہ علم دین حاصل کرتے ہیں۔ انہیں بھی زکوٰۃ دینا جائز بلکہ افضل ہے۔ دینی مدارس کے منتظمین و مہتممین کو جب زکوٰۃ اس لئے دی جائے کہ دین کے طالب علموں پر خرچ کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ فی زمانہ بہت بہتر اور افضل ہے ـــ فقہا نے لکھا ہے۔ کہ مصارف زکوٰۃ میں بہترین مصرف دین کے طالب علم ہیں۔

مسئلہ ـــ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ مالدار جس پر خود زکوٰۃ دینا فرض ہو۔ یا حاجت اصلیہ سے زائد اور کوئی مال اسکے پاس موجود ہو جس کی قیمت نصاب کے برابر ہو۔ خواہ کوئی سا مال ہو۔ ۲۔ سید اور بنی ہاشم۔ جو حضرت حارث بن عبد المطلب اور حضرت جعفرؓ حضرت عقیلؓ، حضرت عباسؓ، حضرت علی رضی اللہ عنہم کی اولاد ہے۔ ۳۔ ماں۔ باپ۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی۔ بیٹا۔ بیٹی۔ نواسا۔ نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ ۴۔ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ ۵۔ کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی باقی نفلی صدقات دینے میں مضائقہ نہیں ہے۔ ۶۔ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ـــ اپنے مزدور یا خدمتگار کو اگر زکوٰۃ دی جائے اور خدمت یا کام کی اجرت میں یہ زکوٰۃ نہیں دی گئی ہو بلکہ بطور احسان دی گئی ہو تو اس میں مضائقہ نہیں۔ اگر وہ خادم یا مزدور صاحب نصاب ہو تو اس کو زکوٰۃ بطور احسان دینا بھی جائز نہیں ہے۔